انما انا قاسم واللہ یعطی

سوانح قاسمی

یعنی

سیرت سیدنا الامام الکبیر شمس الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم النانوتوی

قدس اللہ سرہ العزیز

جلد دوم

مؤلفہ

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی عم فیضہ

بایماء

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتب ہوکر

دار العلوم دیوبند سے شائع ہوئی

(نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند)

فہرست مضامین سوانح قاسمی جلد دوم

بے زار بناتی چلی جا رہی تھی۔ جن لوگوں میں بصیرت ودانائی کی روشنی جتنی زیادہ تھی، اسی حد تک نفرت اور بےزاری کے جذبات بھی ان کے شدید سے شدید تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس باب میں سیدنا الامام الکبیر کے قلب مبارک کی گرانیاں جیساکہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے، حد سے گذری ہوئی تھیں مولانا طیب الحفید سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک یادداشت میں لکھا ہے کہ غدر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی نقاب اتار کر براہ راست انگریزی قوم نے ہندوستان کی حکومت کا جائزہ اپنے ہاتھ میں لے لیا، اور ملکہ وکٹوریہ کو ہندوستان کی قیصر بنا کر دلی میں ملکہ کی تاج پوشی کا جشن منانے کا فیصلہ کیا گیا، اس زمانہ میں سیدنا الامام الکبیر کا قیام دہلی میں تھا۔ لیکن جوں ہی کہ اس جشن کے انعقاد کا ساز وسامان ہونے لگا، دیکھا گیا، جیساکہ مولنا طیب صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت نانوتوی دہلی سے دیوبند چلے آئے، اور فرمایا کہ مجھ سے انکی (انگریزوں کی) شوکت نہیں دیکھی جاتی، اس لئے دہلی سے دیوبند چلا آیا کہ نہ دیکھوں گا، نہ کوفت ہوگی۔" (سیاسی یادداشت صہ۲)

ظاہر ہے کہ کسی قوم اور حکومت کی طرف سے دل گرفتگی کی یہ آخری شکل ہوسکتی ہے لیکن اسی موقعہ پر آگے مولانا طیب صاحب کی اس روایت میں ایک اضافہ بھی ہے۔ اسی اضافہ کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، لکھا ہے کہ

"نیز فرمایا کہ الحمد للہ اتنی طاقت تو ہے کہ سارا دربار درہم برہم کر دوں، مگر سنبھالنے والے نظر نہیں آتے، اس لئے دہلی چھوڑ کر چلا آیا، کہ نہ ان کا کروفر دیکھوں گا، نہ کوفت وسوخت ہوگی۔" صہ۳

حضرت والا کی طرف جس دعوے کو اس اطلاع میں منسوب کیا گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ دربار کے درہم وبرہم کر دینے کے جس امکان اور طاقت کی طرف اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کیا دعا وہمت کی روحانی اور باطنی قوت کے امکانات کی طرف اس دعوے میں اشارہ کیا گیا ہے؟